یہودیت اور عالمی یہودی معاشی نیٹ ورک۔تحقیقی مطالعہ

حافظہ صبیحہ منیر*

It is a well known fact that the jews have always been famous as a nation of ploting, kunning and covetous of power. In their view thay have been born to gain suprem authority over the world and it can be done only through economic domination. To achive this purpose it is necessary that capitalism shuld be devolped in the world and the network of interest-based loans shuld be spreded by arising an artificial economic crisis. To impement these measurs practically, different kinds of world bank, multinationals companies and intellijense agencies shuld be established. Of course the main reseon of achiving their presumed goals is to have domination over the world politically and economically.

یہودیت کا تعارف

یہودی وہ ہوتا ہے جو یہودی ماں کے بطن سے پیدا ہوتا ہے اور وہی یہودی عظیم عبرانی پیغمبران حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم اسلام کی مذہبی وراثت کا دعویدار ہوسکتا ہے۔ یہودیت یہودی لوگوں کا قدیم مذہب ہے۔

یہودی مذہب کی ابتداء

یہودی مذہب کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انیس سو (1900) ق م میں اس وقت کی جب انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کی سرزمین میسوپوٹیما (موجودہ عراق) سے نقل مکانی کر کے مغرب کی جانب گئے۔ان کی اولاد ایک قوم بنی اور اس نے بحیرہ روم کے کنارے کعنان کی سرزمین کو فتح کر کے وہیں آباد ہو گئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام ایمان رکھتے تھے کہ خدا ان کی رہنمائی کرتا ہے اور عبرانی یقین رکھتے تھے کہ خدا نے انہیں اس دنیا کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لیے منتخب کیا ہے۔انہوں نے یروشلم کو اپنا مرکز بنایا اور وہاں دو دفعہ ہیکل تعمیر کیا۔[1]

۷۰ عیسوی میں رومیوں نے جب فلسطین میں یہودیوں کا قتل عام کیا اور پھر جب ۱۳۲ عیسوی میں انہیں سرزمین سے نکال دیا گیا تو بہت سے یہودی بھاگ کر حجاز میں پناہ گزیں ہو گئے۔ کیونکہ عرب کا علاقہ فلسطین کے جنوب میں متصل ہی واقع تھا۔یہاں آ کر انہوں نے جہاں جہاں چشمے اور سرسبز مقامات دیکھے وہاں

*لیکچرر، اتفاق ٹیچنگ ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، لاہور/ سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ٹھہر گئے اور پھر رفتہ رفتہ اپنے جوڑ توڑ اور سود خوری کے ذریعے ان پر قبضہ جمالیا۔

مدینہ میں آباد کاری:

یثرب میں آباد ہونے والے یہودی قبائل میں بنی نضیر اور بنی قریضہ زیادہ ممتاز تھے۔ ۴۵۰ء یا ۴۵۱ء میں یمن میں سیلاب کا عظیم واقعہ پیش آیا۔ جس کا ذکر سورۃ سبا کے دوسرے رکوع میں کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ[۲]

اس وقت قومِ سبا کے اوس و خزرج دو قبائل آکر یثرب میں آباد ہو گئے مگر انہیں بنجر زمینوں پر اکتفا کرنا پڑا۔ ان کے سرداروں میں سے ایک شخص نے شام کے اپنے غسانی بھائیوں کی مدد سے یثرب پر پورا قبضہ کر کے یہودیوں کے قبائل بنی نضیر اور بنی قریظہ کو شہر کے باہر جا کر بسنے پر مجبور کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے آغاز ہجرت تک حجاز میں عموماً اور یثرب میں خصوصاً یہودی زبان، لباس اور تہذیب و تمدن میں پوری طرح عربیت کے رنگ میں رنگے جا چکے تھے۔ ماسویٰ چند لوگوں کے ان کے نام تک عربی تھے اور چند گنے چنے علماء کے سوا کوئی یہودی عبرانی زبان سے واقف نہ تھا۔ ان میں اور عربوں کے درمیان شادی بیاہ کے تعلقات قائم ہو چکے تھے مگر باوجود مکمل طور پر عربیت قبول کر لینے کے انہوں نے شدت کے ساتھ اپنی یہودی عصبیت قائم رکھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مدینہ تشرف آوری کے بعد وہاں ایک اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ تو آپ یثرب کے اوس اور خزرج کے قبائل اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی اور دوسرا یہ تھا کہ مسلم معاشرے میں یہودیوں کے درمیان واضح شرائط پر ایک معاہدہ طے کر کے اس امر کی ضمانت دی کہ کوئی کسی کے حقوق پر دست درازی نہ کرے اور بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں سب مل کر متحدہ دفاع کریں۔ اس معاہدے کو تاریخ میں ''میثاقِ مدینہ'' کا نام دیا گیا۔

یہودیوں نے اس معاہدے کی ذرا بھی پاسداری نہ کی اور آہستہ آہستہ کھل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ غزوہ بدر کے موقع پر انہوں نے کھلم کھلا قریش کا ساتھ دیا۔ جب ان کی شرارتیں اور عہد شکنیاں حد برداشت سے گزر گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بدر کے چند دن بعد بنی قینقاع کو اطراف مدینہ سے نکال دیا اور وہ اس عبرت پکڑنے کی بجائے دوسرے یہودی قبائل اسلام دشمنی میں اور تیز ہو گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بنی قریظہ کے ساتھ غزوہ خندق کا معرکہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ بنی قریضہ کے تمام مرد قتل کر دیے جائیں اور باقیوں کو غلام بنایا جائے۔ اس کے بعد جو یہودی خیبر میں تھے انہیں بھی یہاں سے نکل جانے کا حکم دیا۔

یہودیوں کو فلسطین سے یکسر نکال دیا گیا اور انہیں کسی ایک ملک میں پناہ نہ ملی تو وہ دنیا کے مختلف

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حصوں خاص طور پر یورپی ممالک میں منتشر ہو گئے لیکن جہاں کہیں بھی وہ گئے انہیں امن چین نصیب نہ ہوا۔[۳]

یہودی ریاست اور قرآن مجید:

یہودیوں کی ریاست اسرائیل کا قیام کچھ مسلمانوں کو اس شبہ میں مبتلا کر دیتا ہے کہ یہ قرآنی آیات کے منافی ہے۔ وہ اگر قرآن حکیم کی اس آیت پر غور کریں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ریاست اسرائیل کا قیام ممکن ہے۔ ارشد خداوندی ہے:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ۔[۴]

آج اس حقیقت سے کون آگاہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق کہ انہیں انسانوں سے تحفظ مل سکتا ہے، ریاست اسرائیل کا قیام و بقاء مغربی مسیحی حکومتوں خاص طور پر امریکہ کا تحفظ کا مرہون منت ہے۔ یہودیوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خدا کے ان چنے ہوئے لوگوں کا مقسوم ہے۔ جونہی مسیحیت کا مہیا کردہ تحفظ ان پر سے اٹھ جائے گا ذلت پھر سے ان پر مسلط ہو جائے گی۔[۵]

یہودیوں کی آبادی:

عالمی فتنہ سازوں کی مرکزی ٹولی اور اس کے خدام کا لشکر جو اس کی ''ورک فورس'' ہے۔ صہیونی یہودیوں پر مشتمل ہے۔ یہودیوں کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جو مذہب یہودیت کو مانتے ہیں۔ دوسرے وہ جو صہیونیت (زائن ازم) کے پیروکار ہیں اور یہودیوں کی کل آبادی کی بھاری اکثریت صہیونیوں کی ہے۔ سود خوری، سفاکی، جاسوسی، فریب کاری، فتنہ انگیزی وغیرہ خصوصی طور صہیونی یہودیوں کی خاصیتیں ہیں۔ یہ باتیں یہودیوں کی تاریخ اور بائبل میں ملتی ہیں۔ مگر ان کی اصل سند قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک کے مطابق یہودیوں میں ایک چھوٹی سی جماعت دین دار اور ایماندار افراد کی ہے اور بھاری اکثریت دوسرے قسم کے افراد کی ہے۔[۶]

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔[۷]　فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ۔[۸]

ان آیات میں یہودیوں کی خاصیتوں کو بیان فرما کر ان کا ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ لوگ فتنہ و فساد، حرص تکبر کرنے والے، اللہ کے نظام کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔ اسی لیے مسلمانوں کو ان سے خبردار رہنے اور ان سے مقابلہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اس وقت دنیا میں یہودیوں کی اپنی کوئی ریاست نہیں انہوں نے اسرائیل ریاست فلسطین میں زبردستی قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی اپنی کوئی ریاست نہیں جس سے ان کی آبادی معلوم ہو سکے۔ یہ دنیا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے مختلف ممالک خصوصاً یورپی ممالک میں زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔امریکہ میں ۹۰ فیصد یہودی ہیں۔
ڈاکٹر عامر لیاقت اپنے کالم میں لکھتے ہیں:

> اس وقت دنیا کی آبادی چھ ارب سے تجاوز کر گئی ہے اور اس میں یہودیوں کی تعداد ایک کروڑ اکتالیس لاکھ سے زیادہ نہیں۔یعنی دنیا کی مجموعی آبادی کے تناسب میں یہ تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔۹

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں یہودیوں کی آبادی ایک کروڑ پینتیس لاک (13,500,000) سے ایک کروڑ پچپن لاکھ (15,500,000) کے درمیان ہے۔دنیا میں مختلف ممالک میں یہودی رہتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی کوئی ریاست یا ملک نہیں۔اس وقت امریکہ میں ایک بڑی تعداد یہودیوں کی ہے۔۲۰۰۲ء میں امریکہ میں ٦ سے ۷ لاکھ یہودی رہتے تھے۔۵ لاکھ سے زائد اسرائیل میں اور ٦ لاکھ سے 750,000 تک فرانس میں آباد تھے۔اس کے علاوہ روس، برطانیہ اور ارجنٹائن میں رہتے تھے۔

یہودی ایک ایسی قوم ہے جو شروع ہی سے اپنی الگ ریاست قائم کرنے میں ناکام رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ان کو یہ سزا ہے کیونکہ انہوں نے اس قدر گستاخیاں اور گناہ کیے ہیں کہ ذلت و مسکنت ان کی قسمت میں لکھ دی گئی ہے۔اسی وجہ سے یہ قوم مختلف ملکوں میں بھٹکتی رہی۔بیکل لیسن کا کہنا ہے کہ اگر اسی طرح یہ مختلف ملکوں میں رہتے رہے تو ۲۰ سال بعد کیا پتہ یہ دنیا کے نقشے پر ہوں یا نہ۔اگر ہوں گے تو کہاں ہوں گے؟ معلوم نہیں۔۱۰

یہودیوں کے معاشی مقاصد

آج سے تقریباً تین چار سو سال پہلے بعض چوٹی کے یہودی رہنماؤں نے ساری دنیا پر یہودی حکومت قائم کرنے کے لیے یہ خفیہ منصوبہ تیار کیا تھا۔ان دنوں دنیا میں یورپی عیسائی حکومتوں کا بول بالا تھا۔ چنانچہ اس منصوبہ کا فوری مقصد ان عیسائی حکومتوں کی تباہی و بربادی تھا۔اب یہ مقصد حل ہو چکا ہے۔برطانیہ، فرانس، جرمنی، روس، امریکہ کسی بھی ملک میں عیسائیت کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ہر جگہ ملحدانہ نظریات راہ پا چکے ہیں اور شراب، زنا، قمار بازی وہاں کے معاشرے کو کھوکھلا کر چکی ہے۔چنانچہ اب اس خوفناک سازش کا رخ دنیائے اسلام کی جانب ہو چکا ہے۔

اگر پاکستان کے گزشتہ واقعات کو ان دستاویزات کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہت سی باتیں فوراً سمجھ میں آ جائیں گی۔مثلاً یہ کہ:

یہاں آئین کیوں نہیں بنتا رہا اور اگر کبھی بنا تو اسے ہر بار توڑ کیوں دیا جاتا رہا؟ یہاں ہر بار آزاد منش لوگ ہی کیوں برسر اقتدار آتے رہے؟ ملک کو غیر ملکی قرضوں میں کیوں جکڑ دیا گیا؟ لسانی اور علاقائی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تعصبات کو کیوں ہوا دی جاتی رہ؟ بھارت سے جنگوں کے دوران جب پاکستان کا پلہ بھاری ہوتا تھا۔ جنگ بندی کرا کے پاکستان کو جنگی فوائد سے کیوں محروم کر دیا جاتا رہا؟

یہودی سازش نے پہلے عیسائی مذہب کو برباد کیا اور اب اسلام ان یہودیوں کی سازش کی نظر ہو رہا ہے۔ یورپ کی دونوں بڑی جنگیں یہودیوں نے کرائیں تاکہ یورپی سلطنتیں تباہ و برباد ہو جائیں۔ اس وقت یورپ و امریکہ کی اقتصادیات اور اخبارات پر یہودی قبضہ ہے۔ ان حکومتوں کے سیاسی مشیر یہودی ہیں۔[۱۱]

۱۹۱۸ء میں یہود کی ایک عظیم سازش پکڑی گئی۔ جس کے انکشاف پر پورے یورپ میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ یہ خفیہ دستاویزات The Protocols of the Elders of Zions کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ ان میں یہود کے وہ منصوبے درج ہیں جو انہوں نے دنیا کو اپنا غلام بنانے کے سلسلے میں تیار کر رکھے تھے۔ اس سانپ (یہودیوں) کا کام ابھی ختم نہیں ہوا۔ اس نے طے شدہ منصوبے کے مطابق اپنا مجوزہ راستہ طے کرتے ہوئے صیہون (فلسطین) میں اپنا سر نکال لیا ہے اور اس مقصد کے لئے اس نے پورے یورپ کو پابند سلاسل کر کے پوری دنیا کو گھیرنا ہے اور دوسرے ملکوں کو مطیع بنانے کے لیے ان پر مالی اور اقتصادی غلبہ حاصل کرنا ہے۔[۱۲]

اب جبکہ صہیونی استعمار اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لیے دل و جان سے کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے معاشی مقاصد درج ذیل ہیں:

معاشی، تجارتی و صنعتی اقدار کا خاتمہ:

۱۔ صنعت و تجارت میں اجارہ داری قائم کرنے کے لئے ناگزیر ہے کہ سرمایہ ہر پابندی سے آزاد ہو اور ہمارے نادیدہ ہاتھ دنیا کے گوشے گوشے میں اس اجارہ داری کی خاطر آزاد سرمایہ کے لئے مصروف عمل ہیں۔ صنعت و تجارت میں مصروف لوگوں کو سرمایہ کی یہ آزادی سیاسی قوت بخشے گی اور پھر یہی آزادی عوامی ردعمل کو کچلنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

۲۔ اپنے دیگر پروگراموں کے ساتھ ہم صنعت و تجارت کی یوں سرپرستی (اپنے زرخرید حکومتی ایجنٹوں کے ذریعہ) کریں گے کہ عملاً مکمل کنٹرول ہمارے ہاتھ میں ہو، سٹہ بازی صنعت کی دشمن ہے جبکہ سٹہ بازی سے پاک معیشت استحکام کی ضامن ہے اور سرمایہ نجی ہاتھوں میں رہنے سے زراعت مضبوط ہوتی ہے۔ یوں کاشت والی اراضی قرضوں کی ادائیگی کے بعد نجی ہاتھوں میں جائے گی۔ ہماری کامیابی اس میں ہے کہ سٹہ بازی کے ذریعے صنعت و زراعت کے سوتے خشک کر کے روئے عالم کی تمام دولت ہم سمیٹ لیں اور یوں غیر یہود محض بھکاری ہوں گے۔ ہمارے سامنے سرنگوں غلام ہوں گے اور وہ ہم سے صرف زندہ رہنے کی بھیک مانگیں گے۔

۳۔ غیر یہود کی صنعت کو ہم سٹہ بازی کے ذریعے تباہ کرنے کے ساتھ تعیشات کو فروغ دیں گے اور اس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مقصد کے حصول کے لیے پہلے ہی اقدامات کر چکے ہیں اور تعیشات کی ہوس اب ہر چیز کو ہڑپ کر رہی ہے۔ مزدوروں کی اجرت اس انداز میں بڑھے گی کہ ان کی ضروریات اس سے پوری نہ ہوسکیں کیونکہ اس کے ساتھ ہی ''نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز'' پر عمل کر کے قیمتیں بڑھائیں گے......ہم انتہائی ماہرانہ چالاکی اور عیاری کے ساتھ پیداواری ذرائع کو کھوکھلا کریں گے۔ یہ کام کارکنوں میں شراب نوشی اور دیگر منشیات کے فروغ سے حاصل ہوگا اور اسی ذریعہ سے تعلیمی صلاحیتوں کا استحصال بھی ممکن ہوگا۔[۱۳]

عالمی اقتصادی بالادستی:

عالمی بساط پر معیشت کے استحکام اور معیشت کی بربادی کا یہ کھیل برسوں سے کھیلا جا رہا ہے عیار و شاطر اپنے سرمایہ کے بل بوتے پر دشمن کی معیشت تباہ کر کے، معاشی بحران میں غوطے کھانے والے کو اپنے جال میں پھانسنے کے لیے خود موقع پیدا کرتے ہیں اور پھر محسن کے بہروپ میں آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگاتے اس کی جھولی میں سودی قرضے کی ایسی خیرات ڈالتے ہیں جس سے قرض لینے والا تو رہا ایک طرف اس کی آئندہ نسلیں بھی چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتیں۔ آخری صلیبی جنگ میں مطلوب کامیابی کے لیے دشمن کا یہ مستحکم قلعہ ہے جسے سر کر لینا آسان نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مغضوب قوم یہودی اپنی نافرمانی کے آغاز سے ہی عالمی حکمرانی کے خواب دیکھتے ہیں۔ یہود کے زمانے عہد قدیم میں تسخیر عالم کے خواب کو شرمندہ تعبیر دیکھنے کی خاطر جو منصوبہ بندی کی تھی اس میں اقوام عالم کو معاشی بحران سے دوچار کرنا، پہلے سے تاک میں لگے اپنے مالیاتی اداروں کے ذریعے سودی قرض کے جال میں قابو کر کے انہیں مفلوج کیئے رکھنا شامل ہے۔ جس پر ماضی بعید سے عمل کا تسلسل اسے ہماری دہلیز تک لے آیا ہے۔ اس پر سبھی اپنے اور پرائے گواہ ہیں اور یہودی خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی دولت پر قبضہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور عالمی اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارے زمانے میں نہ صرف دولت اکٹھی ہوگئی ہے بلکہ بڑی طاقت اور جابرانہ اقتصادی غلبہ چند ہاتھوں میں آ گیا ہے۔ اس طاقت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کے پاس روپیہ ہے اور وہ اسے کنٹرول کرتے ہیں۔ قرضہ دینے اور اس کا انتخاب بھی ان کے ہاتھوں میں ہے۔ اس طرح اقتصادی جسم کو وہی خون سپلائی کرتے ہیں۔ گویا ان کے ہاتھوں میں اقتصادیات کی روح ہے۔ اس لیے کوئی بھی ان کی مرضی کے خلاف سانس نہیں لے سکتا۔[۱۴]

لوگوں پر حکومت کرنا ایک عظیم اور مقدس عمل ہے۔ یہودیوں کی منتخبہ جماعت ہی اس عمل کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہی اس کی حقدار ہے۔ ''سونے'' (Gold) کی صنعت یہودیوں کے قبضے میں ہونی چاہیے کیونکہ یہ سب سے عمدہ ہتھیار ہے یہ ہتھیار رائے عامہ کو ہموار کرنے، نوجوانوں کو بے راہ کرنے،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ضمیر، دین، قومیت اور خاندانی نظام کا خاتمہ کرنے اور تفرقہ بازی نیز فساد و بے راہ روی اور ذلیل خصائص عام کرنے میں بہترین مدد ومعاون ثابت ہوسکتا ہے۔مقصد کا حصول ہر قسم کے وسیلے درست اور جائز بنا دیتا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہماری توجہ صرف انہی امور کی طرف ہو جو قومِ یہود کے لیے مفید ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کل دنیا کے جغرافیے پر جو کچھ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ سب انہی ''پروٹوکولز'' (Protocols) پر عمل درآمد کا نتیجہ ہیں۔ یہودیوں نے اپنے حکماء اور دانش وروں کی ان تجاویز کو اپنے سینے سے لگایا ہے اور دو صدیوں کی مسلسل محنت کے بعد آج وہ اپنی منزل سے بہت قریب ہیں۔تمام عالمی لیڈران کے لیے شطرنج کے مہرے کی حیثیت رکھتے ہیں۔سونے کی صنعت پر ان کا مکمل کنٹرول ہے۔ ذرائع ابلاغ پر ان کی مکمل اجارہ داری ہے۔[۱۵]

یہودیوں کا طریقہ واردات:

> بہت جلد اسرائیل کا خدا ہمارے درمیان ہوگا اور ہم یہودیوں کے لئے ایک ملک تعمیر کریں گے جو نئے صیہون کی تعمیر کے مخالف ہے۔وہ ہمارے ملک سے چلا جائے۔

یہ قول امریکی مفکر کا ہیں۔ جو امریکہ کے یہودیوں کے ساتھ تعلقات کا غماز ہے۔صہیونی جو ہمیشہ سے عالمی حکومت کا خواب دیکھتے ہیں۔انہیں امریکی سرزمین سب سے زیادہ راس آتی۔ کیونکہ امریکی قوم بھی انہی کی طرح استعمار پسند واقع ہوئی ہے۔ یہودی جانتے تھے کہ جو ملک اپنے قیام کے روز اول سے خاموش نہیں بیٹھا اور کوئی سال اس پر ایسا نہیں گزرا جس میں اس نے اپنی جارحیت کا ثبوت پیش نہ کیا ہو۔ایسا ملک ہی ان کے خوابوں کی تکمیل کرسکتا ہے۔ان کی خواہشات نیز ساری دنیا پر اجارہ داری کی ہوس کے سفینے کو کنارے لگا سکتا ہے۔لہذا صہیونیوں نے اپنے منصوبوں کی فہرست میں سب سے زیادہ اس بات کو ترجیح دی کہ امریکی اقتدار کے ذرائع پر قبضہ کیا جائے۔امریکی قوم کی عقل وخرد پر تالا ڈال دیا جائے۔ وہاں کی اقتصادیات اپنے قبضے میں کر لی جائیں اور امریکی سیاست میں ایک مؤثر کردار ادا کیا جائے۔ تاکہ امریکی پالیسی اور یہودی اسٹراٹیجی میں یکسانیت و یگانگت پیدا ہو جائے اور امریکہ کی برتری صرف امریکن قوم کی برتری ہی نہ ہو بلکہ یہودیوں کی برتری سمجھی جائے۔ کیونکہ امریکہ اگر دنیا کی قیادت کرتا ہے تو اس کو اس منصب تک لانے والے یہودی تاجر اور سیاست داں ہوں تاکہ امریکی قیادت دراصل یہودی قیادت سے عبارت ہو۔

صہیونیوں نے اپنے دیرینہ خواب کی تعبیر تلاش کرنے کے لیے جہاں امریکہ کی سرزمین کا انتخاب کیا وہیں بہت سے منصوبے بھی تیار کیے۔جن پر عمل کر کے وہ دنیا کے ارباب حل عقد ہونے کی تمنا پوری کر سکتے تھے۔اس کے ساتھ انہوں نے مسلمانوں کی معیشت وسیاست پر قبضہ کرنے کے لیے مختلف منصوبے تیار کیے اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کیا اور حالات کے مطابق تبدیلیاں بھی کرتے تاکہ اپنے مقاصد کو جلد از

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جلد حاصل کر سکیں۔ان سازشوں اور منصوبوں کو انہوں نے سلسلہ وار شروع کیا۔۱۶

معاشی بحران پیدا کرنا:

معیشت عملی زندگی گزارنے کے لیے وسائل کا نام ہے۔ مثلاً زراعت، زرعی معیشت ہے۔ صنعت، صنعتی معیشت ہے اور یہی کچھ تجارت کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ یہ تینوں شعبے ایک دوسرے کے لیے ناگزیر ہیں۔صنعت کا بہت بڑا حصہ زراعت کا محتاج ہے اور تجارت دونوں شعبوں کی محتاج۔معیشت کی یہ گاڑی اپنے چاروں پہیوں پر چلتی رہے اور چاروں پہیے یکساں بھی ہوں ان میں کسی جگہ زنگ نہ ہو بلکہ گریس یا تیل لگا ہو تو گاڑی کے کسی جگہ رکنے کا احتمال نہیں رہتا بلکہ رفتار بھی تیز رہتی ہے۔گریس یا تیل مذکورہ تینوں جہتوں میں لگا سرمایہ ہے۔ یوں معیشت اور سرمایہ لازم وملزوم ٹھہرے۔ اگر کسی طریقے سے کوئی اوپر بیان کردہ مربعہ یا مستطیل نما چوکور کے قائمۃ زاویوں میں بگاڑ پیدا کردے مثلاً زراعت کی گاڑی کو پٹری سے اتاردے۔صنعت کا پہیہ توڑ ڈالے۔مزدور کو اپنے ڈھب پر لے آتے اور سرمایہ کے تیل گریس کے سوتے خشک کردے تو یہی کیفیت معاشی بحران کہلائے گی۔۱۷

یہودیوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے پہلا حربہ یہ استعمال کیا کہ وہ عالمی سطح پر معاشی بحران پیدا کریں گے۔یہودیوں کے پروٹوکولز میں اس معاشی بحران کے بارے میں یوں لکھا ہے:

> یہ نفرت معاشی بحران کے سبب کئی گنا بڑھ جائے گی جس کے نتیجے میں سٹاک ایکسچینج (Stock exchange) ٹھپ ہو جائیں گے اور صنعت مفلوج ہو جائے گی۔ہم سونے کی چمک اور اپنے معروف ہتھکنڈوں کے ساتھ مخصوص ہاتھوں کے ذریعے عالمی معاشی بحران پیدا کریں گے۔۱۸

ہم ایک عالمی معاشی بحران پیدا کردیں گے اور پھر یکے بعد دیگرے تمام ممالک میں ساری مزدور قوت کو سڑکوں پر لے آئیں گے۔اس حال میں ہم نجات دہندہ کے روپ میں مزدوروں کی صفوں میں گھس کر انہیں مزاحمتی فوج میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔جنہیں ہمیشہ ہی سے ہم نے ''یہودی معاشرتی بھائی چارے'' کے اصول پر مدد فراہم کی ہے...... امراء کی حکومت جسے قانون کے سائے میں ورکر میسر ہیں، کی خواہش تھی کہ مزدور تنومند ہوں اچھا کھائیں مگر ہماری دلچسپی قطعاً اس کے برعکس ہے کہ ہم غیر یہود کو نابود اور زوال سے دوچار دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ہماری طاقت،خوراک کی مسلسل کمی اور جسمانی طور پر کمزور مزدور ہے کیونکہ انہیں کمزوریوں کے سبب وہ ہمارے مفادات کا غلام ہے۔پھر وہ آقاؤں کے پاس ہمارے خلاف کوئی قوت بن سکے گا جو ہمارے مفادات پر اثر انداز ہو۔۱۹

اس طرح یہودیوں نے عالمی معیشت پر قبضہ جمانے کے لیے پہلے امریکہ میں اپنی جگہ بنائی اور اس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے بعد اپنے دشمن علاقوں میں معاشی بحران پیدا کرنے کی سازش کی اور یہ سازش کرنے میں انہوں نے جن ہتھکنڈوں کو استعمال کیا وہ ان کے اپنے پروٹوکولز سے واضح ہو جاتی ہے۔

تیسری عالمگیر جنگ-سودی قرضے:

آخری صلیبی جنگ کے معاشی محاذ پر برازیل کے ایک سیاستدان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ خاموش جنگ ہے۔ جس میں سپاہیوں کی بجائے بچے مر رہے ہیں۔ یہ قرضوں کی جنگ ہے۔ جس کا ہتھیار سود ہے۔ وہ ہتھیار جو ایٹم بم سے زیادہ مہلک اور لیزر شعاعوں سے زیادہ تباہ کن ہے۔

معاشی بدحالی کے لیے بنے گئے جس جال عنکبوب کا ذکر کیا ہے اس سے یہود نے پہلے نصاریٰ کو قابو کیا اور پھر ڈھال کے طور پر انہیں ہی آگے رکھ کر عالمی حکمرانی تک رسائی کے لیے سعی و جہد کر رہے ہیں۔[۲۰]

قرض بالخصوص غیر ملکی قرض کی حقیقت کیا ہے؟ قرض فی الاصل ایک ایسی گارنٹی کا نام ہے۔ جو رقم کے ساتھ سود کی ادائیگی کے لیے لکھی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ۵ فیصد شرح سود طے ہو تو قرض لینے والا ۲۰ برس بعد اصل رقم کے برابر سود ادا کرے گا۔ ۴۰ سال بعد اسے دگنا کر لیجئے اور ۶۰ سال بعد اسے تین گنا کر لیجئے اور مزے کی بات یہ ہے کہ سود پھر بھی ادا نہیں ہوتا۔ جب سے یہودیوں نے اپنے زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے غیر ملکی قرضوں کی چاٹ لگائی ہے۔ تو غیر یہود کے تمام تر سرمائے نے یہودی تجوریوں (IMF and World Book) کی راہ دیکھ لی ہے۔ یوں کہیئے کہ یہ غیر یہود کا خراج ہے جو وہ ان یہودیوں کو باقاعدگی سے ادا کرنے پر مجبور ہیں۔

قرضہ لینے کے بعد یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ جو قرضہ لیا گیا ہے اس کی ادائیگی انتہائی تکلیف دہ ہے کیونکہ پھر اس کا صرف سود ادا کرنے کے لیے نئے قرضے لینا پڑتے ہیں۔ بعد ازاں ان قرضوں کو دوسرے قرضوں میں تبدیل کرنے کی نوبت آ جاتی ہے لیکن اس طرح اصل زر کی وصولی تو نہیں ہوتی البتہ سود کی شرح میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس قسم کے تبادلے کی شرح میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس قسم کے تبادلے قرض خواہوں کی منظوری کے بغیر ہو بھی نہیں سکتے۔ اسی لیے تبادلے کے اعلان کے ساتھ ہی ان لوگوں کو روپیہ واپس کرنے کی پیشکش کی جاتی ہے۔ جو نئے تمسکات (Bills of exchange) خریدنے سے انکاری ہو جائیں اور اپنے روپے کی واپسی پر اصرار کر رہے ہوں۔ اس پر حکومت اپنے ہی بچھائے ہوئے جال میں پھنس سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے غیر یہود حکومتوں کے عوام نے جو مالی امور سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیشہ نئی ترجیح دی ہے اور اس طرح حکومتوں کو بار بار اپنے کندھوں سے لاکھ روپے کے قرضوں کا بوجھ اتارنے کے قابل بنادیا ہے۔[۲۱]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آج کل ملکی معیشت پر ایک نظر ڈالیں تو یہ زرعی معیشت ہو یا صنعتی معیشت یا تجارت ہو ہر ایک اپنے پاؤں پر کھڑی ہونے کے لیے محتاج ہے سودی قرضوں کی اور یہ قرض سونے کے مالک (یہود) دیتے ہیں۔ اپنی شرائط پر جنہیں یہ گروی شدی ماننے پر مجبور ہیں اور بڑھتا چڑھتا سود جہاں ایک طرف ان کے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے وہیں مقروض کو بتدریج دلدل میں دھنساتا جاتا ہے اور پھر صنعتی یونٹ اپنی موت آپ مرتے ہیں تو زراعت بھی دم توڑتی نظر آتی ہے۔ تاجر حضرات کو الگ دن میں تارے نظر آتے ہیں۔ انسان کے خالق نے عقلمندوں کو سود، حرام قرار دے کر اس قباحت سے بچایا تھا۔ یہود جسے موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے غیر یہود کو بالعموم اور ملت اسلامیہ کو بالخصوص بے دست و پا کر رہے ہیں۔

سیاسی اقتدار کا خاتمہ-سیاست پر کنٹرول:

یہودیوں کے طریقۂ واردات میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ جب کسی ملک یا اس کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو سیاست و ریاست کے معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں اور پھر کنٹرول کرنے کے لیے قدم بڑھاتے ہیں کیونکہ سیاست و ریاست کے اقتدار پر قبضہ ان کے مقاصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس کے لیے وہ یہ طریقہ کار اختیار کرتے ہیں۔

اسلامی ممالک کی طاقت و قیادت کو ہٹا کر، کمزور اور نالائق قیادت مسلط کرنا اور امریکی مفاد میں کام کرنے والی قیادتوں کو تحفظ بخشنا بھی سیاسی عالمگیریت کے لائحہ عمل میں شامل ہے، کیونکہ عالمِ اسلام کی قیادت اگر مغرب کی غلامی کرتی رہے، تو وہاں کے عوام پر اور ان کی تمام تر دولت پر امریکہ ہی کا قبضہ ہوگا اور عالم اسلام کا قلب جو یہودی قوم کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے بہ آسانی امریکی پالیسیوں اور عالمی حکومت کے احکام کی بناء پر مکمل طور پر یہودیوں کے پاس آجائے گا۔[۲۲]

اس کے علاوہ یہودیوں کی خفیہ دستاویزات (Protocols) میں بھی یہ لکھا ہے کہ:

> ہماری قوت کا دارومدار اس بات پر ہے کہ غیر یہود اقوام ہمارے تیار کردہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا کام کس طرح سرانجام دیتی ہیں۔ ہم نے ہر مملکت کے نظام میں لبرل ازم کا زہر بھر دیا ہے۔ جس سے یہ مملکتیں مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو چکی ہیں کیونکہ اس لبرل ازم نے نام نہاد جمہوری حکومتوں کو قائم کیا ہے۔ جن کی کوکھ سے جھگڑوں ، نااتفاقیوں اور بے مقصد مظاہروں کے علاوہ اور کچھ جنم نہیں لیتا۔ غیر یہود ممالک میں ہم ایسے صدارتی امیدواروں کو انتخابات کے ذریعے کامیاب کرائیں گے جن کا ماضی تاریک ہوگا پھر یہ لوگ اپنے راز افشا ہونے کے ڈر سے ہمارے منصوبوں کی تکمیل کریں گے۔[۲۳]

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مغربی استعمار کی یہی کوشش ہے کہ مسلمان ریاستیں خصوصاً اور تیسری دنیا کی دیگر ریاستیں بالعموم اتنی بے بس اور کمزور ہو جائیں اور ان کیا اتھارٹی اتنی سطحی رہ جائے کہ ان کے معاملات میں دخل اندازی مشکل نہ رہے۔ ریاست کے پاس بیرونی وقار کے لئے معیشت، کرنسی، خارجی تعلقات میں آزادی اور قومی دفاع کی اتھارٹی ہوتی ہے۔ مرکزی سیاسی اقتدار کسی ریاست کا ضروری ہتھیار ہے۔

جب عالمگیریت اور مقامیت کے نام پر کسی ریاست سے یہ سب ہتھیار اور اختیارات چھین لیے جائیں تو ریاست کا ڈھانچہ قائم رہنے کے باوجود اس کا وقار، فیصلہ سازی کی آزادی، مزاحمت کی صلاحیت اور قومی مرکزیت قائم رکھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور غالب عالمی طاقت کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

مقامیت کے عمل میں اور مقامیت ہو جانے کے بعد غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) ہراول دستے کا کام کرتی ہیں۔ اختیارات کی منتقلی کے نام پر جو اقتدار نچلی سطحوں پر منتقل کیا جاتا ہے اس سے عوام فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ عملاً وہ این جی اوز (NGOs) کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ یہ این جی اوز اور زیادہ تر وہ ہوتی ہیں۔ جن کے کرتا دھرتا مغربی استعمار کے ایجنٹ اور کارندے ہوتے ہیں۔ پاکستان کی موجودہ سیاسی کش مکش میں مقامی سطح پر اقتدار منتقل کرنے کی سب سے بڑی حامی بیرونی اشیرباد سے چلنے والی این جی اوز ہیں۔[۲۴]

اس تمام بحث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ یہودی اپنے مقصد کے حصول میں ریاست و سیاست کو بھی ذریعہ بناتے ہیں اور پھر ان پر قبضہ کنٹرول کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور اس میں اخلاقی قدروں کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔

یہودی پروٹوکولز میں لکھا ہے کہ:

> حصول مقصد کے لئے مکر و فریب، چالاکی و عیاری، ظاہر داری اور بناوٹی رویہ اختیار کرنے پر قدرت حاصل ہونی چاہیے۔ دیانت و امانت، قومی کردار اور حق گوئی وغیرہ کا اخلاقی اقدار کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ سیاست میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حاکمیت اور اطاعت کے لئے دوسرے کا مال پر بلا جھجک قبضہ کس طرح کرنا ہے۔[۲۵]

نیو ورلڈ آرڈر:

یہودیوں نے اپنے مقاصد کے حصول مختلف طریقے اختیار کیے اور اس کے لیے نئی نئی اصطلاحات بھی استعمال کیں۔ اسی طرح دنیا پر اقتصادی غلبہ حاصل کرنے کے لیے انہوں نے سب سے پہلے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کا شوشہ چھوڑا۔ شروع شروع میں خیال کیا گیا کہ شاید یہ عیسائیوں کی اصطلاح ہے لیکن نیو ورلڈ آرڈر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عیسائیوں کی نہیں بلکہ یہودیوں کی تخلیق ہے۔ کیونکہ یہودیت اور اسلام کی دشمنی مسلم ہے مسلمانوں کے خلاف بغض وعناد اور انتقام کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ انہوں نے اپنی مذہبی کتاب اور مذہب سے عہد کر رکھا ہے کہ جب تک مسلمان صفحۂ ہستہ سے نہیں مٹ جاتے تب تک وہ سکھ کا سانس نہیں لیں گے۔ ۲۶

اگر نیو ورلڈ آرڈر کے نکات کا سطحی نظر سے جائزہ لیا جائے تو ان نکات میں بظاہر کوئی خامی نظر نہیں آتی۔ مگر بنظرِ غائر مطالعہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ یہ آرڈر کلیتًا اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد صرف اور صرف عالمِ اسلام کا معاشی استحصال ہے۔ امریکہ کی معیشت جب دیوالیہ پن کا شکار ہوتی۔ تو انہوں نے عالمی تجارت کو نیو ورلڈ آرڈر کے تحت کرنے کا اصول بنا دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ بین الاقوامی منڈیوں کا کنٹرول امریکہ اور بین الاقوامی طاقتوں کے ہاتھ میں چلا جائے اور وہ خود جہاں چاہیں منڈیوں میں وسائل حاصل کریں۔ یہ بات سامنے آ گئی کہ نیو ورلڈ آرڈر کا مقصد منڈیوں پر کنٹرول کرنا اور زیادہ سے زیادہ فائدہ امریکیوں اور یہودیوں کو پہنچانا ہے۔ اس لیے یہودیوں نے اپنے مفاد کے لیے اس طریقہ کار کو استعمال کیا۔

اقتصادی گلوبلائزیشن:

مغربی اور بالخصوص امریکہ کے ذریعے پوری دنیا پر مسلط کیے جانے والے نظریے- عالمگیریت -کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ آج مغربی ممالک مسلمانوں کے تشخص کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی بنیادوں کو مشکوک بنا کر اپنا دین اپنی ثقافت، اپنی تہذیب اور اپنی اخلاقی قدریں، ان پر تھوپنا چاہتے ہیں۔ سیاسی، اقتصادی اور عسکری ہر اعتبار سے بالادستی حاصل کرنا ان کا مقصد ہے اور مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر دینا ان کی منزل ہے۔

اقتصادی عالمگیریت نے دراصل سرمایہ دارانہ نظام کو بنیاد بنایا اور اس کے متعین کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنے مادی سفر کا آغاز کیا، گلوبلائزیشن کے پالیسی سازوں کے پیش نظر یہ بات تھی کہ جہاں اس نظام سے کمپنیوں اور ان کے مالکان کو بلا حدود حساب فائدہ ہو، وہیں ان ممالک کو بعد فائدہ حاصل ہوتا رہے جن کی طرف یہ کمپنیاں منسوب ہیں۔

ان کی منصوبہ بند سازش رہی ہے کہ عالمی اقتصادیات پر چند گنی چنی کمپنیوں کا قبضہ ہو۔ برآمدات و درآمدات انہیں کی تحویل میں ہوں اور عوام کی کمائی کا بڑا حصہ ان کے مالکان کے بنک اکاؤنٹس میں محفوظ ہوتا رہے۔ جبکہ دوسری طرف یہ کمپنیاں ان ممالک کو جہاں یہ تجارت کر رہی ہیں مختصر سا ٹیکس دے کر دامن جھاڑ لیں اور اپنی حکومتوں کو وافر مقدار میں ٹیکس ادا کر کے اپنے ملکوں کی معاشی حالت مستحکم رکھیں ظاہر ہے کہ جب ہر ملک کی چھوٹی بڑی منڈی میں چند ممالک کی کمپنیوں کے سامان فروخت ہوں گے تو ان کمپنیوں کو کبھی کوئی بڑا خسارہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نہیں ہوگا۔نیتجتاً مالکان کی جانب سے اپنی حکومتوں کو ٹیکس بھرتے رہنے کی بنیاد پر ان ممالک کی معاشی حالت ہمیشہ مضبوط رہے گی۔۲۷

اقتصادی گلوبلائزیشن کے نتیجے میں جہاں اقتصادی کھلے پن اور آزادانہ تجارت کو فروغ ملا ہے وہیں اس سے وابستہ بہت سے خطرات بھی سامنے آتے ہیں، اگرچہ گلوبلائزیشن کے پالیسی ساز ادارے یہ پروپیگنڈا کرتے نہیں تھکتے کہ عالمگیریت کے نفاذ کے بعد پوری دنیا میں یکسانیت کی لہر دوڑ جائے گی اور مشرق میں بھی وہی اشیاء دستیاب ہوں گی جو مغرب میں ہیں، مسافتیں ختم ہوجائیں اور ہر شخص بآسانی دنیا میں ہونے والی ترقیات سے استفادہ کرسکے گا۔مگر حالات اس کے برعکس رہے۔اس سے صرف انہیں لوگوں کو فائدہ ہوا۔ جنہوں نے اس کو متعارف کروایا بلکہ ان یہودیوں کو بھی درج ذیل فائدے حاصل ہوئے:

☆ ملٹی نیشنل کمپنیاں اجارہ داری قائم کرگئیں۔
☆ دنیا کی دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں چلی گئی۔
☆ عرب و دنیا کی دولت ہتھیا کر خود (یہودیوں نے) سرمایہ کاری کی۔
☆ غیرملکی منڈیوں کو جانب سے عربوں کے بازاروں کو سخت نقصان پہنچا کر ختم کردیا گیا۔
☆ مقامی اقتصادیات کو ملکی ترقی کے تقاضے پورا کرنے کے بجائے عالمی قوانین کے مطابق چلایا گیا۔

جس سے زیادہ فائدہ انہی یہودیوں کو ہوا۔

اقتصادی گلوبلائزیشن ترقی پذیر ممالک کو اقتصادی اعتبار سے کمزور و کھوکھلا کر رہی ہے۔تقریباً نصف صدی پہلے ساری دنیا کی دولت وثروت سمیٹنے کے لیے مغرب نے جو سازشیں کیں اور منصوبے بنائے۔آج ان کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔صہیونی سازشی ذہنوں نے ۵۰ سال تک مختلف ذرائع استعمال کرنے،اپنے مقصد کے لیے راہ ہموار کی۔معاہدوں اور تنظیموں کی مدد سے ترقی پذیر ممالک کو اپنی بنائی ہوئی پالیسیاں اختیار کرنے پر مجبور کیا، موجودہ حالات کو دیکھ کر یہی کہا جاسکتا ہے کہ صہیونی اور صہیونیت پرست مغرب، دونوں ہی اپنی مشترکہ کوششوں میں کامیاب ہیں۔

یہودیوں کے معاون عالمی مالیاتی ادارے

ورلڈ بنک،آئی ایم ایف:World Bank and IMF

سونے کے مالک (یہودی) جوں جوں مستحکم ہوتے گئے انہوں نے زر کے زور پر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے لیگ آف نیشنز (League of Nations) موجودہ یو این او (UNO) کو تشکیل دیا۔اور پھر یو این اوز کی چھتری تلے عالمی اقتدار کی منزل کو قریب تر لانے کے لیے ورلڈ بنک اور آئی یم ایف جیسے خشکی کے آکٹوپس بنائے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف عام خیال کی مطابق کسی خاص ملک یا ممالک کی ملکیت نہیں ہیں۔اقوام متحدہ کی خصوصی ایجنسیوں (Specialsed agencies) کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہیں تاہم یہ اقوام متحدہ (UNO) کو بھی جوابدہ نہیں ہیں۔اقوامِ متحدہ سے ان کا تعلق برائے نام ہے۔اوران کے بجٹ بھی اقوامِ متحدہ کی دوسری ایجنسیوں کے بجٹوں میں شامل نہیں ہوتے۔یہ صرف خودمختار ادارے ہیں۔ بلکہ یہ انتہائی آمرانہ اور معاملات کومخفی(Confidential) رکھنے والے ہیں۔ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف کے نام اور کام کی حقیقت نہ ماننے والے بالعموم یہ سمجھتے ہیں کہ عالمی سطح پر غریب ممالک کی معیشت کو سہارا دینے والے محسن ادارے ہیں۔ ان محسنوں کے چیرے ملاحظہ کیجیے۔

عالمی بنک کے نام سے ایسا لگتا ہے اور خاص طور سے اس لیے کہ اس کی تشکیل اقوام متحدہ سے ہوئی کہ اس کے قیام کا مقصد دنیا کی اور خاص طور پر غریب ترین ممالک کی امداد کرنا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے ......درحقیقت عالمی بنک دنیا کا سب سے بڑا غیر فرمانروا قرض لینے والا ہے۔جو تجارتی شرح سود پر قبضہ دے دیتا ہے اور اس طرح سالانہ اربوں ڈالر کماتا ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ آج تیسری دنیا میں ایک ہزار ڈالر کی مقروض ہے۔١٩٤٥ء میں ورلڈ بنک کی طرح آئی ایم ایف کو بھی تسلیم کر لیا گیا اور کہا گیا کہ اسے عدالتی کاروائیوں میں نہیں ڈالا جائے گا اس کی جائیداد کی تلاشی یا ضبطی وغیرہ نہیں کی جائے گی اس کے سٹاف کے خلاف مقدمہ بازی نہیں ہوگی۔اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔

''عالمی بنک طویل المیعاد قرضوں پر سود اتارنے سمیت مختصر المیعاد مالیاتی مشکلات رفع کرتا ہے۔یہ ادارے انتہائی بلند شرح سود پر قرضے دیتے ہیں۔جنہیں ادا کرنے کے لئے بڑھتے چڑھتے ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔'' سوال یہ ہے کہ جب آئی ایم ایف اور عالمی بنک کی شرائط اتنی سخت اور تباہ کن ہیں تو پھر بھی ترقی پذیر ممالک ان سے قرضے کیوں لیتے ہیں اور ان کے محتاج کیوں بنے رہتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔''عالمی بنک سے قرضے کی سہولت کے لیے ضروری ہے کہ آئی ایم ایف کے رکنیت حاصل کی جائے اور اس سے قرض لیا جائے یہ بلیک میلنگ کا صاف ستھرا انداز ہے۔''

عالمی بنک اور عالمی مالیاتی فنڈ بھی دوسرے بنکوں کی طرح اپنی قرض دی ہوئی رقم سود سمیت وصول کرنا چاہتے ہیں۔تاہم دوسرے بنکوں کے برعکس یہ اپنی بے شمار شرائط بھی منواتے ہیں جن کا مقصد حکومتوں کو دی گئی رقوم عوام کی جیبوں سے نکلوانا ہوتا ہے۔ اسے اسٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ پروگرام (Structural Adjustment) کہا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں غریب،غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا جاتا ہے۔ان شرائط میں درج ذیل بعض یا تمام شرائط شامل ہیں:

(i)　پٹرول، بجلی، پانی اور گیس سمیت تمام اشیاء پر بھاری ٹیکس لگا دیئے جائیں اور تنخواہوں میں اضافہ نہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیا جائے۔ان اقدامات سے یہ چیز کی پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں۔جس سے مقرر آمدنی والے طبقات کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

(ii) غذائی اور زرعی اجناس پر زر تلافی (Sub-sidy) کو کم یا بالکل ختم کر دیا جائے مقامی تیار کنندگان کے لئے ترغیبات کے خاتمے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مقامی اشیاء کی قیمتیں بھی آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں اور لوگوں کی پہنچ سے باہر ہو جاتی ہیں۔ان اشیاء کی تیاری میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے جس کا نقصان عام لوگوں کو ہوتا ہے۔(عملاً ہو رہا ہے۔)

(iii) سرکاری شعبے میں خدمات کو بھی نجی شعبے کے حوالے کر دیا جائے۔(مثلاً ملک کی موجودہ نجکاری سکیم) حکومت صرف بعض لازمی اشیاء یا خدمات اس قیمت پر فراہم کر سکتی ہے۔جو غریبوں کے لئے قابلِ قبول ہوں (مگر) نجکاری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غریبوں کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔(یہ سب بھی قوم کے سامنے ہے۔)

(iv) بڑے بڑے کاروباروں پر ٹیکس عائد نہ کیے جائیں اور انہیں مزید رعایتیں دی جائیں اور یہ حرکت صنعتی سرمایہ کے نام پر کی جاتی ہے۔بعض اوقات امیروں اور نجی شعبے پر ٹیکسوں کے نفاذ میں حقیقتاً کمی کی جاتی ہے۔

(v) مقامی کرنسی کی قدروں میں کمی کی جائے (Devaluation) اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غیر ملکی خریداروں کو اپنی رقم کے عوض زیادہ مال اور مقامی لوگوں کو باہر سے کم مال ملتا ہے۔[۲۸]

آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کا آکٹوپس جو پہلے بڑے لیول پر اپنا شکار ہڑپ کرتا تھا اب نچلی سطح پر ''جھینگے'' کھانے کیلئے ہر لمحہ مستعد نظر آ رہا ہے۔اب سمندر سے نکل کر دریاؤں کا رُخ کر رہا ہے تو کل دریاؤں اور نہروں میں مورچہ زن ہوگا۔ہماری مُراد عالمی اداروں کے صوبوں کو بلاواسطہ امداد فراہم کرنے کے عندیہ سے ہے۔جو بعد ازاں ضلعی حکومتوں کے اداروں تک پہنچے گی اور یوں یہ آکٹوپس (Gross Roots) یونین کونسل تک پہنچ کر قوم کو بالکل مفلوج کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن: WTO

۱۹۴۵ء میں دوسری عالمی جنگ ختم ہوئی تو اداروں آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بنک (World Bank) کے ساتھ ہی تیسرا معاہدہ ایگریمنٹ آن ٹیرف اینڈ ٹریڈ (General agreement on tarrif and trade) بھی ہوا تھا۔جس کے مطابق ممبر ملکوں کے درمیان مختلف ٹیرف کے معاہدوں اور تجارت کے دیگر امور کو زیر بحث لانا تھا۔اس معاہدے نے بہت کم کام کیا اور لمبی لمبی میٹنگز (Meetings) کے باوجود دنیا کی تجارت میں کوئی خاص تبدیلی نہ لا سکا۔اس کے جب سات راؤنڈ ہوئے تو اس وقت دنیا کے اندر دو معاشی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بلاک تھے۔ایک سوشلسٹ بلاک اور دوسرا سرمایہ داریہ بلاک۔دونوں کے طاقت کے توازن کے نتیجے کے طور پرامریکی سامراج زبردستی کسی ملک پر تجارتی شرائط لاگو نہ کرسکتا تھا۔اگرچہ مختلف حیلے بہانوں سے ترقی پذیر ملکوں کے حکمران طبقوں کو بہلا پھسلا کر اور کبھی ڈرا دھمکا کر سرمایہ دارانہ ٹریک پر رکھا جاتا تھا۔

1979ء-1973ء،1986ء اور 1993ء میں اس نے مختلف معاہدوں کے راؤنڈز مکمل کیے تو اس کا نام گیٹ(Gatt) کی بجائے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن(W.T.O) رکھ دیا گیا۔

Peter Sutherlan نے اعلان کیا:

یہ لمحہ جدید معاشی اور سیاسی تاریخ کا فیصلہ کن مرحلہ ہے۔

صدر کلنٹن نے کہا:

یہ آج تک کی انسانی تاریخ کا سب سے جامع تجارتی معاہدہ ہے۔۲۹

ڈبلیو ٹی او بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی طرح سامراجی منصوبوں پر عملدرآمد کے لیے بنایا گیا تھا۔جس طرح آئی یم ایف اور ورلڈ بنک عالمی سطح پر مالیات کو سامراجی مفادات کے مطابق کنٹرول کرتے ہیں۔اسی طرح ڈبلیوٹی او کا مقصد تجارت کو سامراجی مفادات کے مطابق کنٹرول کرنا ہے۔

مختصراًیہ کہ ڈبلیو او کا کردار اُسی پالیسی ایجنڈے کا عالمی سطح پر اطلاق ہے۔جس کا اطلاق آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک پہلے ہی زیادہ تر تیسری دنیا پر کر چکے ہیں۔۳۰

ڈبلیو ٹی او کے حامی دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کا مقصد ٹریڈ کو ریگولیٹ کرنا ہے اور غریب قوموں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔مگر ٹریڈ کو یہ جسطرح ریگولیٹ کر رہے ہیں وہ ایک ہی چھڑی سے سب کو ہانکنے یا یوں کہیے Dne - Size - fitts - all والا مسئلہ ہے۔اس کے علاوہ امیر ملکوں نے اس کی کب مانی ہے۔اس ادارے کا زور تو غریب ملکوں پر ہی چلے گا۔یورپی ملک ابھی تک زراعت کو دی جانے والی سبسڈی کو ختم کرنے پر تیار نہیں ہے۔یا یوں کہیے کہ ڈبلیوٹی او دراصل امریکہ اور اُس کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لئے ہی بنا ہے۔

ڈبلیوٹی او کو فیصلہ کرنے والی ایک ایسی تنظیم کے طور پر لیا جا رہا ہے جس نے کہ مقامی حکومتوں کے بہت سے فیصلے کرنے کی طاقت کو سلب کر دیا ہے اور خود یہ ادارہ کسی بھی طرح جمہوری نہیں لہٰذا دنیا کا نمائندہ ادارہ نہیں ہے۔یہ زبردستی معاشی پابندیاں عائد کرتا ہے۔خصوصاً مسلم ممالک کے ساتھ اس کی خاص دشمنی ہے اور یہ ان کی تجارت پر بلا وجہ پابندیاں لگا کر انہیں ترقی نہیں کرنے دیتا۔اگر کوئی انفرادی طور پر تجارت کرتا ہے۔تو اسے ڈبلیوٹی او کی تجارتی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے سا معاہدہ کر لے ان کے اصولوں کے مطابق تجارت کرے تو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے تجارت کرسکتا۔مگر اس معاہدے کی وجہ سے انہیں جن مشکلات اور نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔یہ وہی ممالک جانتے ہیں۔کیونکہ ڈبلیوٹی او سراسر یہودیوں کی معیشت کو مضبوط

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرنے کے لئے بنایا گیا ادارہ ہے۔

خفیہ ایجنسیاں:

دنیا کا کوئی بھی ملک ہو وہ بڑی طاقتوں کی خفیہ ایجنسیوں کارستانیوں سازشوں اور ستم ظریفوں سے ہرگز محفوظ نہیں۔مسلم ممالک بالخصوص ان خفیہ ایجنسیوں کا خاص طور پر نشانہ ہیں۔ بلکہ اب بھی وہاں حکومتوں کی اتھل پتھل۔ سیاسی و معاشی عدم استحکام،تعصّباتی اور مذہبی منافرت کے پیچھے انہی خفیہ ایجنسیوں کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے۔سویت یونین کے خاتمے سے پہلے کے جی بی نے دنیا بھر میں اپنا جال بچھا رکھا تھا اور شاید ہی کوئی ملک ایسا ہوگا جو اس کی دسترس سے محفوظ ہو۔متعدد ایسے افراد کی سرپرستی خفیہ تنظیموں کی جانب سے کی جاتی ہے۔جن کے بارے میں توقع کی جاسکتی ہو کہ یہ آگے چل کر ملک کی بھاگ دوڑ سنبھال سکتے ہیں۔ یا وہ سرپرست خفیہ ایجنسیوں کے مقاصد کی تکمیل کا باعث بن سکتا ہے۔ایسی تنظیمیں خوبصورت عورتوں،شراب اور دولت کا سہارا لے کر کسی کو اپنا ہمنوا بناتی ہیں۔اگر پھر بھی کوئی ان کا آلۂ کار نہ بنے تو اس کے قتل سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ان خفیہ ایجنسیوں کا بچھایا ہوا جال اتنا مضبوط اور مؤثر ہوتا ہے کہ شاید ہی کوئی شخص ان کو دھوکہ دے کر بچ نکلے۔

ان خفیہ تنظیموں میں ایک تنظیم سی آئی اے(Central Intelligence Agency) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جو امریکی مقاصد کی تکمیل کے لئے دنیا بھر میں اپنی سازشوں کا جال بچھاتی ہے اور ایسے ایسے ناممکن کام بھی نہایت خفیہ انداز میں پایہ تکمیل کو پہنچاتی ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو پاتی۔یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں حکومتوں کی تبدیلی خوشحالی اور تباہی کے فیصلے واشنگٹن میں ہی ہوتے ہیں۔

اب انڈونیشیا ہی کو لیجئے۔وہاں برسرِ اقتدار آنے والے حکمران سی آئی اے کے ایجنٹ رہے تھے۔ سہارتو جنہوں نے ۳۲ سالہ اقتدار انجوائے کرنے کے بعد اقتدار سے الگ ہوئے اور پتہ چلا کہ یہ خفیہ تنظیم سی آئی اے کے خفیہ ایجنٹ تھے۔اور انہوں نے جب امریکہ کو خوب فائدہ پہنچایا تو اُس کے بعد امریکہ نے انہیں اقتدار سے الگ کروادیا اور پھر امریکہ نے انہیں اقتدار سے الگ کروادیا اور پھر امریکہ کے مفادات انڈونیشیا سے ہٹ کر مشرقی تیمور سے وابستہ ہوگئے تھے۔اس لیے امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے نے چند سال پہلے ایشین ٹائیگر کہلانے والے اسلامی ملک کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے منتشر اور بدحال کردیا اور پھر عوام کو سہارتو کے خلاف کردیا اور اقتدار سے الگ کردیا۔اور پھر یوسف حبیبی کو انڈونیشیا کا صدر بنادیا۔ جو سہارتو سے بڑھ کر امریکہ کا وفادار تھا۔شاید یہ انتخاب بھی سہارتو کی بجائے امریکہ کا ہی ہو جو وفاداری کی اس آزمائش میں وہ سہارتو سے بھی ایک قدم آگے نکل گیا۔ایک سالہ اقتدار میں انہوں نے نہ صرف مشرقی تیمور کی آزادی اور خطے میں عیسائی ریاست کے قیام کی راہ ہموار کی، بلکہ پورے انڈونیشیا کی معیشت اور اقتصادیات کو امریکہ کے حواری بین الاقوامی مالیاتی اداروں آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے جال میں جکڑ کے رکھ دیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اب انڈونیشیا میں بے شک اقتدار ایک اعتدال پسند اور صحیح العقیدہ مسلمان رہنما عبدالرحمان واحد کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن بدحال معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے نئے صدر اور اس کے معاونین کو زبردست جدوجہد اور محنت کرنی پڑ رہی ہے۔[۳۱]

اس طرح دنیا میں اور بھی کئی خفیہ ایجنسیاں ہیں۔ جو اسلامی ممالک میں اس طرح کام کر رہی ہیں۔ کہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ ان خفیہ ایجنسیوں کا ایک کام یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ اُس ملک کی خفیہ ایجنسی کے تمام کام اور معلومات پر نظر رکھتی ہیں بلکہ انہیں بھی اپنے تابع کر لیتی ہیں۔ اس طرح یہودی ان خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ بھی اپنے معاشی مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

ملٹی نیشنل کمپنیاں:

اس طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ یہودی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں اور ان کا طریقہ واردات بھی حالات و واقعات کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ نا صرف معاشی چالیں چلتے ہیں بلکہ مختلف اداروں، تنظیموں، این جی اوز وغیرہ کی مدد سے بھی دوسروں کا استحصال کرتے ہیں اور عالمِ اسلام کی معیشت پر قبضہ کرنا ان کا بنیادی مقصد ہے۔ اس لیے یہ زیادہ تر اسلامی ممالک میں ہی کاروائیاں کر رہے ہیں اور بیان کردہ تمام ہتھکنڈوں سے اپنی معیشت مضبوط کرنا چاہتے ہیں مگر یہ ایسا کرنے میں ناکام ہوں گے۔ کیونکہ یہ اللہ کی نافرمان قوم ہونے کی وجہ سے آخرت تک عذاب میں مبتلا رہنے والے ہیں اور آج کے حالات بھی اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ اپنے کھودے گھر میں کو دگریں گے۔ جیسا کہ آج کل امریکہ کی معیشت شدید قسم کے بحران کا شکار ہے اور دوسرے اسلامی ممالک کے جنگ کرنے میں وہ مصروف ہے مگر اب جنگ کے لئے بھی سرمایہ کہاں سے لائے گا؟

ملٹی نیشنل کمپنیاں:

آج کے دور میں یہود و نصاریٰ کی سازشوں کے جال پیچیدہ تر ہوتے جا رہے ہیں لیکن ان کے عزائم و مقاصد وہی پُرانے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول میں وہ جو طریقے استعمال کرتے ہیں۔ ان کا ایک اہم حصہ یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں۔ یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں کیا ہیں؟ اس بارے میں ام عبد منب کہتی ہیں:

ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ہیڈ کوارٹر کسی ایک ملک میں ہوتا ہے لیکن ان کا کاروبار چالیس سے زائد ممالک میں پھیلا ہوتا ہے۔

کمپنیوں کی رہنمائی۔ پراجیکٹ کی تیاری کا اصل نسخہ۔

اہداف اور مقاصد۔

کمپنی کے اصل مالک طے کرتے ہیں۔ چونکہ سرمایہ بھی انہیں کا ہوتا ہے۔ اس لیے دیگر ممالک کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

متعلقہ کمپنی کے مینجر یا ملازمین کو اس پراجیکٹ کے اصل اہداف و مقاصد اور اصل نسخہ سے لاعلم رکھا جاتا ہے۔ یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں کچھ اس طرح سے کسی ملک میں داخل ہو کر اپنی اجارہ داری قائم کرتی ہیں۔۳۲

۱۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں سب سے پہلے کسی بھی ملک کی مقامی انڈسٹری کو تباہ کرتی ہیں اور پھر اپنی اجارہ داری قائم کر کے وہاں کے لوگوں کا استحصال شروع کر دیتے ہیں۔

۲۔ پھر یہ کمپنیاں خود کو اس قدر مضبوط کرتی ہیں کہ ملک کے معاملات میں دخل اندازی شروع کر دیتی ہیں۔

۳۔ مقامی کمپنی کے سرمایہ کاروں کا حق اور منافع کو تلف کرتی ہیں تا کہ اس کمپنی کا منافع خود حاصل کر سکیں۔

۴۔ پُرکشش تنخواہوں سے مقامی لوگوں کو ملازم رکھتے ہیں اور تنخواہ سے زیادہ محنت کرواتے ہیں (لوگوں کا استحصال کرتے ہیں)۔

۵۔ پھر یہ پرکشش اشتہارات، اداکار اور ادکاروں سے ماڈلنگ کروا کر اپنی شے کی تشہیری مہم چلاتے ہیں۔ تا کہ ان کی کمپنی کی اشیاء زیادہ سے زیادہ فروخت ہوں۔

۶۔ اپنے ایجنسی ہولڈرز کو ملکی کمپنیوں کے مقابلے میں زیادہ منافع دیتے ہیں۔ اس لیے دکاندار بھی انہیں کی مصنوعات خریدتے اور عوام تک پہنچاتے ہیں۔۳۳

صہیونی آکٹوپس نے سودی قرضوں کی چاٹ لگا کر صنعت و تجارت کو تو مکمل طور پر اپنی داشتہ یو این او (UNO) کے ذیلی اداروں کے ذریعے جکڑ لیا تھا۔ اب پوری شدت کے ساتھ آئی ایم ایف کے قرضے سے مشروط سٹرکچرل ایڈجسٹمنٹ کے تحت جو ہر مقروض کے سر پر لٹکتی تلوار ہے۔ یو این او (UNO) کے ذیلی ادارے ڈبلیو ٹی او (WTO) کے ایک معاہد کی رو سے جس کا اصل نام Trade related aspects of intellectual property rights ہے (TRIP) ملکی زراعت پر اجارہ داری کا حکومت سے قانون پاس کروانا چاہتا ہے۔

اس مجوزہ قانون سازی سے کسی بھی ملٹی نیشنل تجارتی کمپنی کو یہ حق حاصل ہو جائے گا کہ وہ سب سے پہلے جس پودے کو ''بیج'' کو اپنی تحقیق کو رجسٹر کرا لے گی۔ وہی کمپنی اجارہ دار ہو گی اور اپنے پسندیدہ نرخوں پر صارفین کو بیج وغیرہ یا اپنی تحقیق کے ثمرات فروخت کرنے کی مجاز ہو گی۔

پہلے کارپوریٹ فارمنگ کے نام پر ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستانی زراعت کو ''ٹھیکے'' پر حاصل کرنے کے لئے میدان ہموار کرنے میں مصروف تھیں اور اب TRIPS کا چکر چلانے کی کوشش شروع کر دی ہے اور یہ چکر چلانے کی کوشش شروع کر دی ہے اور یہ چکر دیا جا رہا ہے کہ اس سے ملک میں زرعی ٹیکنالوجی آئے گی، زرعی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مشینری جو ۲۱ویں صدی کی ضرورت کے مطابق ہوگی، ملک میں آئے گی، پیداوار بڑھے گی، غربت دور ہوگی خوشحالی آئے گی مگر دانشور پالیسی ساز یہ بھول جاتے ہیں کہ غربت ختم کرنے کے اس چکر میں زرعی مزدور جو ملک کا ۸۵ فیصد ہیں خود ختم ہو جائیں گے۔۳۴

ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ہی یہ کرم نوازی ہے کہ پاکستان جو زراعت کے شعبے میں پیداوار کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور تھا اور پاکستان کی گندم برآمد کر کے سالانہ زرمبادلہ حاصل کیا جاتا تھا۔اب دانے دانے کا محتاج ہو چکا ہے۔اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے باہر سے گندم منگوائی جارہی ہے۔اسی پاکستان میں دنیا کا اعلیٰ ترین کھیلوں کا سامان تیار ہوتا ہے اور دنیا بھر میں جاتا ہے مگر ہمارے مزدور اور محنت کش لوگ ان کمپنیوں کے استحصال کا شکار ہیں یہ کمپنیاں یہ چیزیں سستے داموں خریدتی ہیں اور پھر اپنی کمپنی کا لوگو (logo) اور نام لکھ کر کروڑوں ڈالر کماتی ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کے چنگل سے خود کو نکالیں۔ان کی پیدا کردہ حرام اشیاء کا استعمال بند کر دیں اور یہ کمپنیاں اسی منافع سے ہمارے مسلمان بہن بھائیوں کی عزت لوٹ رہے اور خون بہا رہے ہیں اس میں ان کی مدد نہ کریں۔بلکہ اُن مظلوم بہن بھائیوں کی خاطر صرف اتنا کریں کہ ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کو ختم کرنے کے لیے ان کی مصنوعات خریدنی بند کر دیں۔تاکہ یہ نقصان اٹھائیں اور ہمارے ملک و معیشت سے نکل جائیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ڈی ویئر، یہودیت،نوید حفیظ پرنٹرز لاہور،۲۰۰٦ء ص:۱۱ ۲۔سبا:۱٦

۳۔احسان الحق، یہودیت ومسیحیت، ناشر مسلم اکادمی، ۱۸محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور، نومبر ۱۹۸۱ء ص:۱۹۹-۱۹۳

۴۔آل عمران،۳:۱۱۲ ۵۔احسان الحق، یہودیت ومسیحیت، ص:۱۹۳

٦۔ہاں یہ صیہونی منصوبے ہیں، طارق مجید، ماہنامہ خیر البشر لاہور، اپریل ۲۰۰٦ء، جلد ٦، شمارہ ۱،ص:۱۱

۷۔آل عمران،۳:۱۱۲ ۸۔المائدہ:۵:۱۳

۹۔ڈاکٹر عامر لیاقت، تہذیبوں کا تصادم روکنے کی آخری کوشش (کالم) جنگ، ۲۵ جولائی ۲۰۰۸ء

10. http://ineverytongue.org/population/today. php 90 Retrived November 2013

۱۱۔عبدالرشید، عالمی یہودی فتنہ گر، صُفہ پبلیشرز ۱۹۔اے محمود غزنوی (ایبٹ) روڈ لاہور، ۲۰۰۳ء، ص:۸۹

۱۲۔یحیی خان، یہودی پروٹوکولز، نگارشات پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۳ء ص:۱۲۱-۱۱۴

۱۳۔ایضاً ص:۱۵۲-۱۵۱

۱۴۔عبدالرشید، آخری صلیبی جنگ، جوہر پرنٹنگ پریس جوہر آباد، ص:۹۴-۹۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۵۔یاسر ندیم،گلوبلائزیشن اور اسلام،ص:۱۳۲-۱۲۷
۱۶۔یاسر ندیم،گلوبلائزیشن اور اسلام،ص:۱۲۵-۱۲۴
۱۷۔عبدالرشید،آخری صلیبی جنگ،ص:۹۴-۹۳
۱۸۔عبدالرشید،عالمی یہودی فتنہ گر،ص:۹۵
۱۹۔یحییٰ خان،یہودی پروٹوکولز،ص:۱۳۹
۲۰۔عبدالرشید،آخری صلیبی جنگ،ص:۹۶
۲۱۔محمد یحییٰ خاں،یہودی پروٹوکولز،ص:۲۲۲-۲۱۶
۲۲۔یاسر ندیم،گلوبلائزیشن اور اسلام،ص:۱۰۹
۲۳۔عبدالرشید،عالمی یہودی فتنہ گر،ص:۱۰۵
۲۴۔مغربی استعمار کے نئے ہتھکنڈے،محمد حسین،ماہنامہ ترجمان القرآن،جلد۱۲۷،عدد:۱۱،نومبر۲۰۰۰ء،ص:۳۶
۲۵۔یحییٰ خان،یہودی پروٹوکولز،ص:۱۲۶
۲۶۔امریکہ یہودی اور عالمی نظام،خصوصی اشاعت سہ روزہ دعوت،دہلی،۲۲اپریل۱۹۹۲ء،ص:۸۸
۲۷۔یاسر ندیم،گلوبلائزیشن اور اسلام،ص:۱۷۱-۱۷۰
۲۸۔عبدالرشید،آخری صلیبی جنگ(حصہ دوم)ص:۳۷-۳۴
۲۹۔سید عظیم،ڈبلیوٹی او اور گلوبلائزیشن،ص:۱۴۹-۱۴۷
۳۰۔Alternatives to economic globalisation 2002, P 45
۳۱۔اسلم لودھی،سامراجی سازشیں اور مشرقی تیمور، خزینہ علم وادب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور،۲۰۰۰ء،ص:۸۹-
۸۶
۳۲۔ام عبدمنیب،غیر مسلموں کی مصنوعات اور......ہم،ص:۳۳
۳۳۔ایضاً،ص:۵۱-۵۰
۳۴۔مسعود مفتی،ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اسلام دشمنی،اپریل۲۰۰۳ء،ص:۱۷۶-۱۷۵

☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.